(1)۔۔ایڈوانس رقم کی حیثیت قرض کی ہو جاتی ہے اور چونکہ یہ قرض دین قوی ہے اور دین قوی کا حکم یہ ہے کہ اسکی زکوۃ دائن یعنی قرض دینے والے پر واجب ہوتی ہے۔اس لیے سال پورا ہونے پر کرایہ دار کے ذمہ نفسِ زکوۃ واجب ہو گی لیکن ادائیگی فوراً واجب نہ ہو گی بلکہ قرض دینے والے کو اختیار ہے چاہے تو ہر سال زکوۃ ادا کر دیا کرے یا جب یہ رقم اسے وصول ہو جائے گی اس وقت اس پر اس تمام عرصہ کی زکوۃ ادا کرے۔

ہاں مگر یہ بات ملحوظِ خاطر رہے کہ مذکورہ زکوۃ کا حکم تب ہے جب ایڈوانس رقم قرض کے طور پر دی گئی ہو،اور اگر ایڈوانس رقم پیشگی کرایہ کی ہو جیسا کہ بعض جگہ یہی مروج ہے تو اس صورت میں مالکِ دکان پر زکوۃ واجب ہو گی۔

(ماخذہ التبویب 35/871،جواہر الفقہ جلد سوم 259)

بدائع الصنائع، دار الكتب العلمية – (2 / 10)

الجواب حامدا و مصلیا

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ آپ نے پگڑی اور زرِ ضمانت کو یکجا فرمایا ہے، حالانکہ پگڑی میں عموماً کوئی زرِ ضمانت نہیں ہوتا، اور زرِ ضمانت پگڑی کے بغیر کرایہ داری میں ہوتا ہے، اس لئے دونوں کا حکم الگ الگ ہے۔

(الف)۔۔۔"پگڑی" کسی دوکان یا مکان میں حقِ قرار کا نام ہے، بسا اوقات مالکِ مکان یا مالکِ دوکان اپنا مکان یا دوکان طویل مدت کے لئے کرایہ پر دیتا ہے، اور کرایہ دار سے کرایہ کے علاوہ کچھ رقم یکمشت لے لیتا ہے، کرایہ دار یکمشت کچھ رقم دے کر اس بات کا حقدار ہو جاتا ہے کہ کرایہ داری کا معاملہ طویل مدت تک یا تاحیات باقی رکھے، پھر بسا اوقات کرایہ دار اپنا یہ حق دوسرے کرایہ دار کی طرف منتقل کر دیتا ہے، اور اس سے یہ رقم لے لیتا ہے، جس کی بنا پر یہ دوسرا شخص مالکِ مکان ودوکان سے عقدِ اجارہ کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اگر مکان یا دوکان کا مالک کرایہ دار سے مکان یا دوکان واپس لینا چاہے، تو اس کے ذمہ لازم ہوتا ہے کہ کرایہ دار کو اتنی رقم دے جس پر دونوں راضی ہوں، اس یکمشت لی جانی والی رقم کو مختلف بلادِ عربیہ میں "خلو" اور "جلسہ" کہا جاتا ہے، اور ہندوپاک میں "پگڑی" اور "سلامی" کہتے ہیں، اس پگڑی کا حکم یہ ہے کہ یہ ناجائز ہے، کیونکہ یہ یا تو "رشوت" ہے یا حقِ مجرد کا عوض ہے۔ (ماخذہ فقہی مقالات ۱/۲۰۷)

جہاں تک زکوٰۃ کا تعلق ہے، تو پگڑی کی رقم کی زکوٰۃ نہ کرایہ دار پر واجب ہے، اور نہ مالکِ دوکان پر، کرایہ دار پر اس لئے واجب نہیں کہ کرایہ دار یہ رقم مالکِ مکان کو مالک اور قابض بنا کر رشوت کے طور پر دیتا ہے، اور کرایہ دار کو اس میں تصرف کا حق حاصل نہیں ہوتا، اور نہ ہی یہ رقم اس کو واپس ملتی ہے، لہٰذا یہ مالِ ضمار اور مغصوب کے حکم میں ہوئی، اموالِ ضمار اور مغصوب میں وصولیابی سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

مالکِ دوکان پر اس رقم کی زکوٰۃ اس لئے واجب نہیں، کہ اس کے لئے یہ رقم کرایہ دار سے وصول کرنا بطورِ رشوت کے ہے، جس کا لینا اس کے لئے حرام ہے، اور حرام مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، بلکہ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اصل مالک معلوم ہو، تو اس کو واپس کرنا ضروری ہے، اور اگر اصل مالک معلوم نہ ہو، یا اس تک پہنچانا ممکن نہ ہو تو ثواب کی نیت کے بغیر اس رقم کا صدقہ کرنا ضروری ہے۔ (ماخذہ تبویب بتصرف ۷۷/۱۴۳۱)

(ب)۔۔۔"زرِ ضمانت" وہ رقم ہے جو دوکان یا مکان پگڑی کے بغیر کرایہ پر دیتے وقت اس اندیشے کے پیشِ نظر لیا جاتا ہے کہ کرایہ دار بجلی و ٹیلی فون کا بل اور کرایہ وغیرہ ادا کئے بغیر نہ چلا جائے، اور یہ رقم کرایہ دار سے ڈپازٹ (امانت) کے طور پر لیا جاتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا لینا مالکِ دوکان و مکان کے لئے جائز ہے، البتہ کرایہ داری کا معاملہ ختم ہونے کی صورت میں اسے واپس کرنا ضروری ہے، نیز اگر یہ رقم نصاب کے برابر ہو، تو کرایہ دار (مستاجر) پر قواعدِ شرعیہ کے مطابق زکوٰۃ واجب ہوگی۔

Scanned with CamSca